تمام جماعتوں میں انصاراللہ کی تنظیم ضروری ہے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمام جماعتوں میں انصاراللہ کی تنظیم ضروری ہے

(تقریر فرمودہ ۲۵؍دسمبر ۱۹۴۴ء برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ قادیان)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

مَیں صرف مجلس انصاراللہ کی خواہش کے مطابق اِس جلسہ کے افتتاح کے لئے آیا ہوں اور صرف چند کلمات کہہ کر دعا سے اِس جلسہ کا افتتاح کر کے واپس چلا جاؤں گا۔ انصاراللہ کی مجلس کے قیام کو کئی سال گزر چکے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اَب تک اِس مجلس میں زندگی کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ زندگی کے آثار پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ:

اوّل تنظیم کامل ہو جائے۔

دوسرے متواتر حرکتِ عمل پیدا ہو جائے۔

اور تیسرے اِس کے کوئی اچھے نتائج نکلنے شروع ہو جائیں۔

مَیں اِن تینوں باتوں میں مجلس انصاراللہ کو ابھی بہت پیچھے پاتا ہوں۔ انصاراللہ کی تنظیم ابھی ساری جماعتوں میں نہیں ہوئی، حرکتِ عمل ابھی اِن میں پیدا ہوتی نظر نہیں آتی نتیجہ تو عرصہ کے بعد نظر آنے والی چیز ہے مگر کسی اعلیٰ درجہ کے نتیجہ کی امید تو ہوتی ہے اور کم از کم اِس نتیجہ کے آثار کا ظہور تو شروع ہو جاتا ہے مگر یہاں وہ امید اور آثار ابھی نظر نہیں آتے۔

غالباً مجلس انصاراللہ کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہے مَیں امید کرتا ہوں کہ اِس اجتماع میں وہ اِن کاموں کی بنیاد قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور قادیان کی مجلس انصاراللہ بھی اور بیرونی مجالس بھی اپنی اِس ذمہ واری کو محسوس کریں گی کہ بغیر کامل ہوشیاری اور کامل بیداری کے کبھی

قومی زندگی حاصل نہیں ہوسکتی اور ہمسایہ کی اصلاح میں ہی انسان کی اپنی اصلاح بھی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنایا ہے کہ اِس کے ہمسایہ کا اثر اِس پر پڑتا ہے۔ نہ صرف انسان بلکہ دنیا کی ہر ایک چیز اپنے پاس کی چیز سے متأثر ہوتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ پاس پاس کی چیزیں ایک دوسرے کے اثر کو قبول کرتی ہیں بلکہ سائنس کی موجودہ تحقیق سے تو یہاں تک پتہ چلتا ہے کہ جانوروں اور پرندوں وغیرہ کے رنگ اُن پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے ہوتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں۔ مچھلیاں پانی میں رہتی ہیں اِس لئے اُن کا رنگ پانی کی وجہ سے اور سورج کی شعاعوں کی وجہ سے جو پانی پر پڑتی ہیں سفید اور چمکیلا ہو گیا، مینڈک کناروں پر رہتے ہیں اِس لئے اُن کا رنگ کناروں کی سبز سبز گھاس کی وجہ سے سبزی مائل ہو گیا، ریتلے علاقوں میں رہنے والے جانور مٹیالا رنگ کے ہوتے ہیں، سبز سبز درختوں پر بسیرا رکھنے والے طوطے سبز رنگ کے ہو گئے، جنگلوں اور سُوکھی ہوئی جھاڑیوں میں رہنے والے تیتروں وغیرہ کا رنگ سُوکھی ہوئی جھاڑیوں کی طرح ہو گیا غرض پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے اور ان کے اثرات قبول کرنے کی وجہ سے پرندوں کے رنگ بھی اُسی قسم کے ہو جاتے ہیں۔ پس اگر جانوروں اور پرندوں کے رنگ پاس پاس کی چیزوں کی وجہ سے بدل جاتے ہیں حالانکہ اُن میں دماغی قابلیت نہیں ہوتی تو انسانوں کے رنگ جن میں دماغی قابلیت بھی ہوتی ہے پاس کے لوگوں کی وجہ سے کیوں نہیں بدل سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اِسی لئے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ [1] یعنی اگر تم اپنے اندر تقویٰ کا رنگ پیدا کرنا چاہتے ہو تو اِس کا گُر یہی ہے کہ صادقوں کی مجلس اختیار کرو تا کہ تمہارے اندر بھی تقویٰ کا وہی رنگ تمہارے نیک ہمسایہ کے اثر کے ماتحت پیدا ہو جائے جو اُس میں پایا جاتا ہے۔ پس جماعت کی تنظیم اور جماعت کے اندر دینی روح کے قیام اور اِس روح کو زندہ رکھنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ہمسایہ کی اصلاح کی کوشش کرے کیونکہ ہمسایہ کی اصلاح میں ہی اُس کی اپنی اصلاح ہے۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو اِس سے مستغنی سمجھتا ہے وہ اپنی روحانی ترقی کے راستہ میں خود روک بنتا ہے۔ بڑے سے بڑا انسان بھی مزید روحانی ترقی کا محتاج ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر دم تک اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [2] کی دعا کرتے

رہے۔ پس اگر خدا کا وہ نبی جو پہلوں اور پچھلوں کا سردار ہے جس کی روحانیت کے معیار کے مطابق نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہو گا اور جس نے خدا تعالیٰ کا ایسا قُرب حاصل کیا کہ اِس کی مثال نہیں ملتی اور نہ مل سکتی ہے اگر وہ بھی مدارج پر مدارج حاصل کرنے کے بعد پھر مزید روحانی ترقی کا محتاج ہے اور روزانہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کہتا ہے، اکیلا نہیں بلکہ ساتھیوں کو ساتھ لے کر کہتا ہے تو آج کون ایسا انسان ہو سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنے سے اور جماعت میں کھڑے ہو کر کہنے سے اپنے آپ کو مستغنی قرار دے۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اِس سے مستغنی قرار دیتا ہے تو وہ اپنے لئے ایک ایسا مقام تجویز کرتا ہے جو مقام خدا تعالیٰ نے کسی انسان کے لئے تجویز نہیں کیا۔ پس جو شخص اپنے لئے ایسا مقام تجویز کرتا ہے وہ ضرور ٹھوکر کھائے گا کیونکہ اِس قسم کا استغناء عزت نہیں بلکہ ذلت ہے، ایمان کی علامت نہیں بلکہ وہ شخص کفر کے دروازے کی طرف بھاگا جا رہا ہے۔

پس تنظیم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے متعلقات اور اپنے گرد و پیش کی اصلاح کی کوشش کی جائے اِسی سے انسان کی اپنی اصلاح ہوتی ہے، اِسی سے قوم میں زندگی پیدا ہوتی ہے اور کامیابی کا یہی واحد ذریعہ ہے۔ دعائیں بھی وہی قبول ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت کی جائیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے دعا مانگنے کے لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ میں جمع کا صیغہ رکھ کر ہمیں بتا دیا ہے کہ اگر تم روحانی طور پر زندہ رہنا اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے صرف اپنی اصلاح کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ اپنے گرد و پیش کی اصلاح کرنا اور مجموعی طور پر اِس کے لئے کوشش کرنا اور مل کر خدا سے دعا مانگنا ضروری ہے۔ چنانچہ اِسی غرض کے لئے میں نے مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کی ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اِس اجتماع کے بعد اپنے کام کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ کر پوری تندہی اور محنت کے ساتھ ہر جگہ مجالس انصار اللہ قائم کرنے کی کوشش کرے گی تا کہ اِن کی اصلاحی کوششیں صرف اپنے تک ہی محدود نہ ہوں بلکہ گرد و پیش کی اصلاح کیلئے بھی ہوں اور اِن کی کوششیں دریا کی طرح بڑھتی چلی جائیں اور دنیا کے کونے

کونے کو سیراب کر دیں۔

اَب میں دعا کے ذریعہ جلسہ کا افتتاح کرتا ہوں۔ خدا کرے مجلس انصار اللہ کا آج کا اجتماع اور آج کی کوششیں بیج کے طور پر ہوں جن سے آگے خدا تعالیٰ ہزاروں گنا اور بیج پیدا کرے اور پھر وہ بیج آگے دوسری فصلوں کے لئے بیج کا کام دیں یہاں تک کہ خدا کی روحانی بادشاہت اُسی طرح دنیا پر قائم ہو جائے جس طرح کہ اُس کی مادی بادشاہت دنیا پر قائم ہے۔ اٰمِیْنَ

(الفضل ۶ /اگست ۱۹۴۵ء)

---

۱ التوبة: ۱۱۹ ۲ الفاتحة: ۶، ۷